Digitized By Khilafat Library Rabwah

3509 Ch. Fazl Ahmad Sb.
A. D. I. of Schools B.A.B.T.
Block No. 16
Sargodha
Distt. Shahpur

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳	۱۸ ماہ وفا ۱۳۲۴ھش	۷ شعبان ۱۳۶۴ھ	۱۸ جولائی ۱۹۴۵ء	نمبر ۱۶۷

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۷ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام کو یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام خیر و عافیت سے ہیں۔

قادیان ۱۷ ماہ وفا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل شام سے سوزش اور بندش پیشاب کی سخت تکلیف ہے احباب دعائے صحت کریں ۔۔ آج بعد نماز عصر واقفین تحریک جدید نے شیخ عبد الواحد صاحب واقف زندگی کے اعزاز میں ان کے ایران جانے کے باعث دعوت چائے دی اور ایڈریس پیش کیا۔ شیخ صاحب نے شکریہ میں تقریر کی۔ اور آخر میں جناب مولوی عبد المغنی صاحب نے زندگی وقف کرنے کی اہمیت بتائی۔ اور دعا کی گئی۔

صوفی علی محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر بیت المال پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ نیز بابو عبد الواحد صاحب ٹھیکیدار بیمار ہیں دعائے صحت کی جائے ۔۔ افسوس میاں عبد الجبار صاحب ابن میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب تیس سال گزشتہ

خطبہ جمعہ

آیت اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ کی لطیف تفسیر

آدمؑ کی پیدائش کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بدرجہ اتم ظاہر ہوا

اور

عیسویت کے مقام کا انتہائی درجہ کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ ماہ وفا ۱۳۲۴ھش مطابق ۶ جولائی ۱۹۴۵ء

بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ آل عمران کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ (آل عمران رکوع ۶) اور فرمایا:۔ یہ آیت قرآن مجید میں سورۃ آل عمران میں عیسائیوں کے مباحثہ کے ذکر میں آتی ہے۔ اور مختلف رنگ میں لوگوں نے اس کی تشریح کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میرے نزدیک اس کے الفاظ اور اس کی عربی پر پورا غور نہ کرنے کی وجہ سے اس کے صحیح معنی نہیں سمجھ سکے۔ غالباً غور تو کیا ہوگا۔ لیکن غور کے باوجود ذہن

اصل مضمون

کی طرف نہیں گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک چیز ذہن پر غالب ہوتی ہے۔ اور وہ انسان کو الفاظ کے صحیح مضمون کی طرف جانے سے روک دیتی ہے۔ اور غالباً اسی وجہ سے مفسرین کا ذہن اس طرف نہیں گیا۔ اس آیت کے معنے یہ کئے جاتے ہیں۔ کہ

عیسیٰؑ کی مثال

اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمؑ کی طرح ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے کہا ہو جا۔ اگلے الفاظ کے معنی بلا ساختہ بغیر الفاظ کی طرف نظر کئے یہ کر دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ ہو گیا۔ حالانکہ عربی زبان میں

یکون کے معنے

ہو گیا کے نہیں ہوتے۔ مضارع جب امر کے مقابلے میں آئے۔ تو اس کے دو معنے ہوتے ہیں ہوتا ہے یا ہو جائیگا۔ جب اللہ تعالیٰ نے لفظ کُنْ کہا یعنی ہو جا۔ تو اس کے نتیجہ میں فیکون آیا ہے۔ پس یکون کے یا تو یہ معنے ہیں۔ کہ پھر خدا تعالیٰ کے حکم کے نتیجہ میں ویسا ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور ہوتا جائیگا۔ اور یا پھر یہ معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کُنْ کہا اس لئے اب وہ امر جس کے بارہ میں ایسا کہا تھا ضرور ہو کر رہیگا یہی معنی ماضی اور امر کے بعد کے مضارع کے ہو سکتے ہیں۔ اور ہوتے ہیں۔ ان دو معنوں کے سوا عربی زبان میں اس کے اور

کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور نہ عقلاً ہو سکتے ہیں۔ اردو زبان ہی کو لے لو۔ اگر کوئی شخص یہ فقرہ کہے کہ میں نے زید سے کہا کہ چلا جا سو وہ چلا جائیگا۔ تو اس کے معنے کبھی بھی کوئی شخص یہ کر سکتا ہے۔ کہ وہ چلا گیا یا یہ کہے کہ میں نے زید سے کہا پڑھ سو وہ پڑھ رہا ہے۔ تو اس کے کبھی بھی یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ کسی سابق زمانہ میں پڑھ چکا ہے۔ مضارع حال یا استقبال کے لئے آتا ہے۔ اور حال جب ماضی کے جواب میں آئے۔ تو اس کے معنے استمرار کے ہوتے ہیں۔ یعنی وہ فعل زمانہ ماضی سے شروع ہوا۔ اور اب تک جاری ہے۔ جب یہ ذکر ہو۔ کہ زمانہ ماضی میں کسی نے حکم دیا تھا۔ اور اس کے نتیجہ امر کے جواب میں فعل مضارع آئے۔ تو اس فعل مضارع کو استعارۃً بھی ماضی کے معنوں میں استعمال نہیں کر سکتے۔ بلکہ وہ صرف حال استمراریہ یا مستقبل کے معنے دیگا۔ لیکن گزشتہ لوگ اس جگہ یکون کے معنی ماضی کے کرتے چلے آئے ہیں۔ اور یہ مطلب لیتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آدمؑ سے کہا کہ ہو جا سو وہ ہو گیا۔ حالانکہ ماضی میں دیئے جانے والے امر کے جواب میں جو مضارع آئے۔ اس کے معنے ماضی کے کبھی نہیں کئے جا سکتے اگر اللہ تعالیٰ ماضی کا واقعہ بیان فرماتا تو یوں فرماتا۔ کہ قال اللہ کُنْ فکان۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہو جا سو وہ ہو گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے فیکون۔ پس وہ ہو جائے گا۔ یا ہوتا چلا آ رہا ہے۔ اب

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اب ان معنوں کو مدنظر رکھ کر آیت کے وہ معنے کرو جو مفسرین نے کئے ہیں۔ یعنی اس آیت کو
آدمؑ اور مسیحؑ کی محض پیدائش کے متعلق
سمجھو تو آیت کا یوں ترجمہ ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسیح کی مثال آدمؑ کی طرح ہے۔ اسے اُس نے مٹی سے پیدا کیا پھر اسے کہا ہو جا سو وہ ہو جائیگا۔ یا یہ کہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ اور ہوتا چلا جائیگا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ معنے بالکل بے جوڑ ہیں۔ آدمؑ اور مسیحؑ دونوں ہزاروں سال پہلے پیدا ہو چکے ہیں۔ پس آیت کے یہ معنے کرنے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا پیدا ہو جا۔ چنانچہ وہ پیدا ہو جائیگا۔ یا پیدا ہوتا چلا جائیگا۔ ایک
بالبداہت طور پر غلط بات
کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا ہے۔ اس مشکل کا حل دو ہی طرح ہو سکتا ہے۔ یا تو ہم یہ سمجھیں کہ یکون کے اسجگہ معنے ماضی کے ہیں۔ یا یہ سمجھیں کہ اس آیت میں پیدائش جسمانی کا ذکر نہیں۔ بلکہ کسی اور قسم کی پیدائش کا ذکر ہے۔ سو میں یہ پہلے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ اس موقعہ پر کسی طرح بھی یکون کے معنے ماضی کے نہیں کئے جا سکتے۔ پس یہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ ہم اس آیت میں پیدائش جسمانی کے معنے نہ لیں۔ بلکہ کوئی اور معنے لیں۔ اور وہ معنے ہوں بھی ایسے جو ایک طرف تو تواتر پر دلالت کریں۔ اور دوسری طرف اُن کی رُو سے مسیحؑ کی الوہیت پر بھی زد پڑتی ہو۔ مگر ان معنوں میں سے جو مفسرین نے بیان کئے ہیں۔ کوئی بھی ان شرائط کو پورا نہیں کرتا۔ مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک معنے سمجھائے ہیں۔ جو ان دونوں شرطوں کو پورا کرتے ہیں ان معنوں کے رو سے مضارع کے معنے ماضی کے بھی نہیں کرنے پڑتے اور عیسائیوں کے
سب سے بڑے عقیدہ
الوہیت مسیحؑ کی تردید
بھی ان سے ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عیسیٰؑ کے متعلق عیسائی لوگ یہ خیال پیدا کر رہے ہیں کہ عیسیٰؑ کسی غیر قسم یا غیر جنس کے تھے۔ نہ پہلے کوئی ایسا وجود ظاہر ہوا۔ اور نہ آئندہ ایسا وجود ظاہر ہوگا۔ اور سمجھتے ہیں کہ مسیحؑ خدا کا بیٹا ان معنوں میں نہیں جن معنوں میں پہلے انبیاء خدا کے بیٹے تھے۔ بلکہ ان کے اندر فی الحقیقت الوہیت کی صفات پائی جاتی ہیں۔ پہلے انبیاء کے لئے استعارۃً

خدا کا بیٹا کے الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔ مگر مسیحؑ کے لئے یہ لفظ حقیقی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ مسیح الٰہی صفات کا مالک ہے کہ نہ پہلے کسی میں وہ صفات پائی گئیں۔ اور نہ آئندہ کسی میں پائی جائینگی۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ ہم بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جو شخص اپنی جنس کے لحاظ سے منفرد ہو۔ اور کوئی اس کا مثیل نہ ہو۔ وہ الوہیت کی صفات اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس اگر مسیحؑ واقعہ میں ابن اللہ ہے۔ اور جیسا کہ تم کہتے ہو۔ خدا کا اکلوتا بیٹا ہے۔ تو اکلوتے بیٹے کئی نہیں ہو سکتے۔ ہاں اگر استعارہ کے طور پر کسی کو اکلوتا بیٹا کہا جائے تو ایسے اکلوتے بیٹے متعدد ہو سکتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے
اکلوتے بیٹے کے محض یہ معنے ہونگے
کہ جیسے کسی انسان کو اکلوتا بیٹا پیارا ہوتا ہے۔ ویسا ہی وہ شخص خدا تعالیٰ کو پیارا ہے اس لحاظ سے اس لفظ کا استعمال ایک سے زیادہ وجودوں کی نسبت درست اور جائز ہوگا۔ چنانچہ بائیبل میں یہود کی نسبت بھی آتا ہے۔ کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جس کے اور بیٹے ہوں۔ اس کے کسی بیٹے کو اکلوتا بیٹا نہیں کہہ سکتے۔ اور اگر کہینگے تو اس کے معنے صرف یہ ہونگے۔ کہ جس طرح ماں باپ کو اپنا اکلوتا بیٹا پیارا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص خدا تعالیٰ کو پیارا ہے۔ اور باوجود اکلوتا بیٹا کہنے کے اس کے معنے یہ نہ ہونگے۔ کہ وہ اپنی اس صفت میں منفرد ہے۔ اور جب منفرد نہ رہا۔ تو الوہیت کا سوال خود حل ہو گیا۔

غرض اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ عیسیٰ کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے آدم کی مثال۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے مٹی سے پیدا کیا۔ پھر کہا اب تو ہوتا رہ یعنی تیرے جیسے اور وجود پیدا ہوتے چلے جائیں۔ چنانچہ اس کی نسل چل رہی ہے۔ آدم کے بعد اور آدم اس کے بعد اور آدم۔ اور اس کے بعد اور آدم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس یکون کے یہ معنی نہیں کہ وہ ہو گیا یہ معنے عربی زبان کے خلاف ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اے آدم ہو جا یعنی نسل آدم دنیا میں چلے فیکون۔ پس آدم کا ظہور ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آدم کسی اور جنس کا تھا اور بیٹا کسی اور جنس کا ہے۔ جس طرح کا پہلا آدم تھا۔ اُسی طرح اُس کے بعد کا آدم تھا۔ اور اسی طرح کا آدم اب بھی ہے۔ اس
تعدد اور تواتر
کی وجہ سے کسی کو شبہ پیدا نہیں ہوتا۔ کہ آدمؑ منفرد وجود تھا۔ اور وہ اپنے اندر خدائی صفات رکھتا تھا۔ خواہ وہ بن باپ اور بن ماں کے پیدا ہوا۔ لیکن چونکہ اُس کی نسل چل رہی ہے۔ اور اُس کے مثیل پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ جو اُس کی جنس سے ہیں۔ اس لئے کسی کو آدمؑ پر خدائی کا شبہ نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ عیسیٰؑ کے متعلق بھی ہم نے یہی طریق جاری کیا ہے۔ یعنی عیسیٰ کو پیدا کر کے کہا کہ تو ہو جا پس وہ ہوتا جا رہا ہے۔ یعنی
عیسوی وجود بار بار پیدا ہو رہے ہیں
اور ہوتے چلے جائینگے۔ پھر اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ آدم کا وجود دوسرے آدموں کا باپ ہونے کے ان سب سے درجہ میں بڑا نہیں۔ حضرت آدمؑ سے حضرت نوحؑ درجہ میں بڑے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت آدمؑ سے بڑے تھے۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ حضرت آدم سے بڑے تھے۔ اور آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے جو سب سے بڑے تھے۔ اسی طرح مسیحؑ کا حال ہے کہ عیسویت کے مقام کی ابتداء کرنے کی وجہ سے وہ سب سے بڑے مسیح نہیں بلکہ جس طرح آدمیت کا کمال بعد میں ہوا اسی طرح عیسویت کا کمال بھی بعد میں آنیوالے بعض وجودوں سے ہوگا۔ حضرت آدمؑ پہلے آدمی ہونے کی وجہ سے تقدم زمانی رکھتے ہیں۔ لیکن مقام کے لحاظ سے کیا نسبت ہے حضرت آدمؑ کو حضرت نوحؑ سے کیا نسبت ہے حضرت ابراہیمؑ سے۔ کیا نسبت ہے حضرت موسیٰؑ سے اور کیا نسبت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اسی طرح ہم نے مقام مسیحیت کو کُن کہا ہے۔ اب اس سے مسیحؑ پیدا ہوتے جائینگے اور بعض اُن میں سے ایسے ہونگے۔ جو پہلے مسیحؑ سے بڑھ جائینگے آدم کے بعد آنیوالے سب آدم سے چھوٹے اور ادنیٰ نہیں تھے۔ بلکہ آدم سے ادنیٰ بھی تھے۔ اور آدم سے بڑھ کر بھی اسی طرح مسیحؑ کے بعد آنے والے مسیح سے ادنیٰ درجہ کے بھی ہونگے۔ اور اعلیٰ درجہ کے بھی ہونگے جیسے ہم نے آدمؑ

کو پیدا کر کے کہا کہ اب تیری نسل چلے۔ ایسا ہی ہم نے مقام عیسویت کو پیدا کر کے کہا۔ کُن فیکون۔ کہ اب عیسوی صفات رکھنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔

حضرت آدمؑ کے متعلق بھی خدائی کا شبہ ہو سکتا تھا۔ کیونکہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے لیکن آگے اُن کی نسل کے چلنے کی وجہ سے یہ شبہ جاتا رہا۔ ایسے ہی مسیحؑ بیشک بن باپ کے پیدا ہوئے۔ لیکن اگر ایک وجود بھی ایسا ہو جائے جو مثیل مسیحؑ ہو۔ بلکہ مسیحؑ سے بڑھ کر ہو تو
مسیحؑ کی الوہیت باطل
ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے مثیلوں کا ایک سلسلہ چل پڑا جس طرح آدمؑ کی نسل سے بعض چھوٹے آدمؑ ہوئے اور بعض بڑے آدم ہوتے اسی طرح مسیح کے بعد بعض چھوٹے عیسیٰؑ ہوئے اور بعض بڑے ہوئے حضرت معین الدین صاحب چشتی فرماتے ہیں۔ ؎

دم بدم روح القدس اندر معینے مے دمد
من نمے گویم مگر من عیسیٰؑ ثانی شدم

یعنی روح القدس ہر وقت میرے کان میں یہ بات کہہ رہا ہے۔ کہ تو عیسائے ثانی ہے پس
معین الدین صاحب چشتی عیسوی مقام پر
تھے اور عیسیٰؑ کی الوہیت کو رد کرنے والے تھے۔ گو چھوٹے عیسیٰؑ تھے۔ جس طرح آدمؑ کی نسل کے ہزاروں آدمی گو آدمؑ سے چھوٹے ہیں مگر آدمؑ کی الوہیت کو رد کر رہے ہیں۔ مگر جس طرح آدمؑ سے بڑے آدم بھی ان کی نسل سے پیدا ہوئے اسی طرح
مسیحؑ سے بڑے مسیحؑ
بھی پیدا ہونیوالے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

جسمانی لحاظ سے چونکہ مسیحؑ کو تقدم حاصل ہے۔ اس لئے اُن کی عزت اور ادب ضرور کیا جائیگا۔ جیسا کہ لوگ باپ دادا کی عزت کرتے ہیں۔ اگر ایک چرواہے کا بیٹا بادشاہ ہو جائے جیسے نادر خان ایرانی تھا۔ اور اُس کا باپ اُس کے سامنے آئے تو وہ ضرور اسکی عزت کریگا اور یہ عزت اور ادب بوجہ تقدم زمانی کے ہوگا۔ نہ کہ اس سے درجہ میں بڑا ہونیکے سبب سے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میں مسیحؑ کی بہت عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ خدا نے مجھے اُس کا نام دیا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غرض ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ

عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی طرح

ہے۔ آدم بے باپ تھا۔ اور عیسےٰؑ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ آدمؑ کو بعض خصوصیات حاصل تھیں ایسے ہی عیسےٰؑ کو بھی بعض خصوصیات حاصل تھیں لیکن آدمؑ کی نسل کے تو آخر اسے الوہیت کے مقام سے نبوت کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ اور کوئی شخص بھی آدمؑ کو خدا نہیں سمجھتا۔ ایسے ہی اگر کوئی فرد ایسا ہو۔ جو عیسویت میں عیسےٰؑ کے ساتھ روحانی مشابہت رکھتا ہو۔ بلکہ مقام کے لحاظ سے ان سے بڑھ جائے۔ تو پھر نہیں کہہ سکتے۔ کہ عیسےٰؑ اپنے اندر منفردانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور جب آدمؑ کی طرح عیسےٰؑ کے بعد آنے والے روحانی لحاظ سے اس سے بڑھ جائیں۔ تو پھر کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ عیسےٰؑ خدا تھا۔ اگر مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ تو اس سے بڑھ جانا کیونکر ممکن ہے۔ خدا نے آدمؑ کو مٹی کی حالت سے پیدا کیا۔ پھر اسے بڑھایا اور کہا اب تم اپنے آپ کو بار بار ظاہر کرو۔ تا خدا تعالےٰ کی صفات جو تمہارے ذریعہ اس دنیا میں ظاہر ہوئیں۔ وہ ختم نہ ہو جائیں۔ بلکہ وہ آئندہ زمانوں میں جاری رہیں۔ اور بار بار ان کا ظہور ہوتا رہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے

مقام عیسویت

کو پیدا کیا۔ اور پھر اس کا بار بار مختلف وجودوں کے ذریعہ ظہور کیا۔ بعض ان میں سے مسیحؑ سے مقام کے لحاظ سے چھوٹے تھے۔ جیسے معین الدین صاحب چشتی اور بعض مسیحؑ سے بڑھ گئے جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ تو ابتدائی حالات میں بعض چیزوں کو ایک منفردانہ حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جب وہی چیزیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بار بار تواتر کے ساتھ ظاہر ہوتی ہیں۔ تو پھر ان کی وہ حیثیت نہیں رہتی یہی کُن فیکون۔ تعدد اور تواتر پر دلالت کرتا ہے۔ خدا نے کہا ہو جا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ کہ ہو رہا ہے ایک آدمؑ کے بعد دوسرا آدمؑ۔ دوسرے کے بعد تیسرا آدمؑ۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے عیسوی مقام کے متعلق کہا کُن یعنی ہو جا۔ اور پھر فرمایا فیکون

پھر ویسا ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور دیکھ لو۔ کہ بار بار عیسوی مقام ظاہر ہو رہا ہے۔ اور ہوتا رہیگا۔ اور اس میں

تعدد اور تواتر

پایا جائیگا۔ اور جب تعدد پایا گیا۔ تو مسیحؑ حقیقی معنوں میں خدا کا اکلوتا بیٹا نہ رہا۔ کیونکہ اکلوتا بیٹا تو ایک ہی ہوا کرتا ہے۔

اس مثال کو بیان کر کے اللہ تعالےٰ نے اس طرف اشارہ کیا۔ کہ تم ابن مریم کو خدا نہ کہنا۔ جبکہ اس کے مثیل کو تم دیکھ رہے ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

غرض اللہ تعالےٰ نے عیسےٰؑ کی مثال آدمؑ کے ساتھ اس لئے دی۔ کہ آدمؑ سے صفاتِ الٰہیہ کا ظہور شروع ہوا۔ لیکن آدمؑ کے بعد آنے والے آدمؑ سے بڑھ گئے۔ اسی طرح عیسےٰؑ سے مسیحیت کا دور شروع ہوا۔ مگر بعد میں آنے والے ان سے بھی بڑھ گئے۔ آدمؑ کی پیدائش کی غرض بے شک یہ تھی۔ کہ ان کے ذریعہ

صفاتِ الٰہیہ کا ظہور

ہو۔ مگر الٰہی منشاء یہ نہ تھا۔ کہ پہلا آدمؑ پیدائش آدمؑ کے مقصود کو اتم صورت میں ظاہر کرنے والا ہو۔ بلکہ مقصود یہ تھا۔ کہ اس کی نسل میں سے اور اس کی اولاد میں سے آدمؑ کی صفت کو ظاہر کرنے والے اتم وجود پیدا ہوں۔ اسی طرح عیسیٰؑ کے ذریعہ مقام عیسویت کا ظہور ہوا۔ مگر اس ظہور کا یہ مقصد نہ تھا۔ کہ اس کے ذریعہ مقام عیسویت اتم صورت میں ظاہر ہو۔ بلکہ آئندہ زمانہ میں مقام عیسویت کا اتم صورت میں ظہور مقصود تھا۔ اگر عیسےٰؑ اتم صورت میں آتے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نہ کہتے کہ

ابن مریمؑ کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

پس کُنْ فیکون تواتر اور تعدد پر دلالت کرتا ہے۔ اور صحیح معنی یہی ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اس میں آدمؑ اور مسیحؑ کی پیدائش کا تطابق بھی ہو جاتا ہے۔ اور عقیدہ الوہیت مسیح کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب تعدد اور تواتر پا گیا۔ تو مسیحؑ اکلوتا بیٹا کہلانے

کا حقدار نہ رہا۔ جس کی وجہ سے اسے حقیقی بیٹا قرار دیا جاتا ہے۔

حضور نے نماز جمعہ پڑھانے کے بعد فرمایا۔ کہ یکون کے معنی اس جگہ محض مستقبل کے بھی اس آیت میں کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ یکون کا لفظ اگر حضرت آدمؑ کی نسبت سمجھا جائے۔ تو اس کے یہ معنی ہونگے۔ کہ ہم نے آدمؑ کو پیدا کیا۔ مگر ساتھ ہی کہا کہ کُن تو صفت آدمیت کو بدرجۂ اتم ظاہر کیا چنانچہ ایسا ہو کر رہیگا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ سے آدمؑ کی پیدائش کا مقصد بدرجہ اتم ظاہر ہوگا۔ اور اسی طرح مسیح علیہ السلام کے متعلق ہوگا۔ ان کو بھی پیدا کر کے ہم نے کہا کہ گو تجھے ایک روحانی مقام کا ابتدائی نقطہ ہم قرار دیتے ہیں۔ مگر تو اس کا اتم اور اکمل ظہور نہیں۔ بلکہ تجھے ہم کہتے ہیں کہ ہو۔ یعنی تیری روح اپنا پرتو دنیا پر ڈالتی رہے۔ جس طرح آدمؑ کی روح پر تو ڈالتی رہی۔ یہاں تک کہ درجۂ اتم پر پہونچا ہوا وجود ظاہر ہو جائے۔ اور ایسا ہی مسیحؑ کے بارہ میں بھی ہوگا۔ یعنی

عیسویت کے مقام کا انتہائی درجہ کا ظہور

ایک زمانہ میں ظاہر ہو کر رہے گا۔ اور اس کا ظہور مسیح کے خدائی کے عقیدہ کو پاش پاش کرنے والا ہوگا۔

پس یکون کی نسبت اگر حضرت آدم علیہ السلام کی طرف کریں۔ تو اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور ہے۔ اور اگر یکون کی نسبت مسیح علیہ السلام کی طرف ہو۔ تو اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہے ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تبلیغ خاص کے متعلق اعلان ضروری

احباب جماعت کو علم ہے کہ تبلیغ خاص نے ہندوستان کے تمام والیان ریاست۔ کونسلرز بڑے بڑے تاجر زمینداروں کو تقریباً آٹھ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کر کے تبلیغ سلسلہ کی ہے۔ غیر احمدی باہر کے ہمارے تبلیغی کام کو نہیں مانتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں آپ نے کیا کیا۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہندوستان میں تبلیغی کام کو مضبوط کریں اس تبلیغ کے ذریعہ سے ایک بڑا تاجر خاندان اور ایک بڑی معزز انگریز لیڈی احمدی ہو چکے ہیں۔ اس کا شوہر بھی احمدی لٹریچر پڑھ رہا ہے۔ اور وائسرائے کی ایک اہم شاخ کا سیکرٹری ہے۔ پس حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خواہش ہے۔ کہ یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور احباب نے جس طرح پہلے چندے دے کر اپنے امام کی خواہش پوری کی تھی۔ اب بھی امید ہے کہ وہ اپنی عالی ہمتی اور سلسلہ کے لئے قربانی کی جو روح رکھتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ دکھانے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔ آٹھ ہزار روپیہ کوئی بڑی رقم نہیں ہے جب تک روپیہ نہ آئے کام رکا رہیگا۔ اور وقت ضائع ہوگا۔ اس لئے احباب جماعت توجہ فرمائیں تا ایسا نہ ہو۔ کہ مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو لکھنا پڑے۔ کہ یہ کام اب نہیں ہو سکتا۔ مایوسی اور احمدیت دو متضاد چیزیں ہیں۔ پس میں امید کا دامن چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ احباب جماعت اس طرف جلد متوجہ ہونگے۔ صرف توجہ کی دیر ہے۔ ورنہ یہ حقیر سی رقم کیا شے ہے۔ (ذوالفقار علی خان انچارج تبلیغ خاص)

شیخ عبدالواحد صاحب واقف زندگی کی روانگی

مکرم شیخ عبدالواحد صاحب مولوی فاضل مورخہ ۱۹ر وفا بروز جمعرات شام کی گاڑی سے قادیان سے ایران کے لئے روانہ ہونگے۔ اور مورخہ ۲۰ر وفا کی صبح کو لاہور سے کراچی میل پر سوار ہو کر ۲۱ر وفا کو کوئٹہ پہنچیں گے انشاء اللہ۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ راستہ میں جو دوست اپنے اس بھائی کو الوداع کہنا چاہتے ہیں انہیں اطلاع ہو جائے۔ اور گاڑی کے اوقات کو مدنظر رکھ کر وہ شیخ صاحب سے مل لیں۔ اور الوداع بسفر رفتنت مبارک باد کہہ سکیں ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حدیث نبوی میں بیان فرمودہ "الجماعت" کی مصداق

صرف جماعت احمدیہ ہی

۱۲ جولائی کے الفضل میں مکرم جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر نے حدیث نبوی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی کے متعلق ایک لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے۔ اس ضمن میں چند امور مزید قابل وضاحت ہیں۔ توضیح بیان کے لئے اولاً پوری حدیث پر نظر کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث مشکوٰۃ مجتبائی کے صفحہ ۳۰ پر کتاب الایمان باب اعتصام بالکتاب والسنہ میں یوں درج ہے۔

حدیث

عن عبد اللّٰہ ابن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ۔

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یقیناً بالضرور میری امت پر وہ حالات آئینگے جو بنی اسرائیل پر آئے۔ اُسی طرح جیسے ایک جُوتی دوسری جوتی کی ہمشکل ہوتی ہے۔ (میری امت کے لوگ بنی اسرائیل کے مطابق ہو جائینگے) حتی کہ اگر اُن میں سے کوئی علانیہ اپنی ماں کے پاس آیا ہوگا۔ تو ضرور میری امت میں بھی کوئی ایسا کرنے والا ہوگا۔ اور بنی اسرائیل تو بہتّر فرقوں میں تقسیم ہوتے تھے۔ مگر میری امت تہتّر گروہوں میں تقسیم ہو جائیگی وہ سب کے سب آگ میں جائینگے سوائے ایک ملّت کے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے رسولِ خدا وہ ملّت کونسی ہوگی۔ فرمایا کہ وہی (جو اُس طریق پر ہوگی) جس پر مَیں اور میرے ساتھی ہیں۔ یہ روایت ترمذی نے ذکر کی ہے۔ اور امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت یُوں نقل کی ہے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہتّر فرقے دوزخی ہونگے۔ اور ایک جنتی۔ اور جنتی گروہ ایک جماعت ہوگی اور یقیناً میری امت کے لوگوں میں (یعنی اس "جماعت" کے علاوہ سب گروہوں میں) ہوا وہوس اس طرح سرایت کر جائیگی جیسے دیوانے کتے کی زہر انسان کی رگ رگ اور تمام جوڑوں میں سرایت کر جاتی ہے۔

حدیث میں بیان کردہ امور

اس حدیث میں مندرجہ ذیل امور کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے۔

(۱) امت مسلمہ کی بنی اسرائیل یعنی یہود ونصاریٰ کے ساتھ ہو بہو مطابقت کی پیشگوئی۔

(۲) انتشار وافتراق میں امت مسلمہ بنی اسرائیل سے بھی ایک قدم آگے ہوگی۔

(۳) اس منتشر اور بدعمل امت کے لئے دوزخ کی وعید۔

(۴) تہتّر گروہوں میں سے بہتّر گروہوں کے ناری ہونے کی اطلاع دیکر جتلایا گیا کہ کہلانے والے مسلمانوں کی غالب اکثریت میں اسلام اور مسلمانی کی حقیقت متحقق نہ ہوگی اور وہ کروڑوں کروڑ بوجہ عدم تحقق حقیقت اسلام خدا کے حضور مسلمان نہ ہونگے۔

(۵) کروڑوں افراد کے متعدد فرقوں میں سے صرف ایک گروہ میں حقیقت اسلام متحقق ہوگی۔ اور صرف وہی ایک گروہ خدا کے نزدیک مسلمان ہوگا۔

(۶) دوزخ سے نجات اور جنت کا استحقاق اسی گروہ میں شمولیت کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

(۷) اس نجات یافتہ گروہ کی خاص علامت یہ ہوگی کہ وہ اسوہ رسولؐ اور اسوہ صحابہؓ کے مطابق احکام اسلام کی تعمیل وتبلیغ کرنیوالی ایک جماعت ہوگی۔

(۸) اس جماعت کے علاوہ امت کے لوگوں میں ہوا وہوس حد سے زیادہ سرایت کر جائیگی۔ اور وہ دنیا کے خیالات میں ایسے مستغرق ہونگے۔ کہ آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھینگے۔

صاحب "مظاہر حق" کا بیان

اسی ضمن میں صاحب "مظاہر حق" لکھتے ہیں۔

"حدیث میں اُن کو مشابہت ہڑک والوں کے ساتھ اس لئے دی ہے۔ کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہے۔ اور وہ پانی سے بھاگتا ہے اور پیاسا مر جاتا ہے۔ اسطرح خواہشات نفسانیہ سے مغلوب علم حق سے بھاگ کر خشکی میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے"۔

مندرجاتِ بالا پر غور کیجئے کس صفائی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور مقبول بارگاہِ الٰہی گروہ اور نجات یافتہ ملت کی علامت ایسے واضح الفاظ میں بیان فرما دی ہے کہ شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی۔

جماعت کی تعریف

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتّر فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ کو جماعت سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور جماعت کا لفظ بغیر واجب الاطاعت امام کے" لوگوں کے گروہ" پر اطلاق نہیں پا سکتا۔

صاحب "روح الاجتماع" (جماعتہائے انسانی کے اصولِ نفسیہ کی کتاب کا مصنف) لکھتا ہے۔ کہ "جماعت کو فطری طور پر ایک لیڈر (امام) کی احتیاج ہوتی ہے۔ لیڈر جماعت کے لئے ایک دستور العمل تجویز کرتے ہیں۔ اور جماعت میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں"

(۲) علماء نفسیات کی اصطلاح میں "جماعت" کا اطلاق ہمیشہ اُن مجامع پر ہوتا جن میں "ناموس وحدت فکری" مع اپنے دیگر فروع ولوازم کے مؤثر اور عامل وحید ہو۔ اور اگر کسی وسیع سرزمین پر ہزارہا آدمی بلا کسی خاص مقصد کے عارضی طور پر جمع ہو جائیں تو وہ علم النفس کی اصطلاح میں جماعت نہ شمار کئے جائینگے"۔ (روح الاجتماع صفحہ ۲۰)

گویا جماعت کا لفظ اُسی وقت اپنے صحیح معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ جبکہ "ناموس وحدت فکری" کو ایک امام کے ماتحت قائم کیا جائے۔ بغیر امام کے جماعت "جماعت" نہیں کہلائیگی۔ بلکہ متفرق لوگوں کا ایک گروہ ہوگا۔ جیسے نماز کے وقت جب نمازی ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ بعض آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ کوئی ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔ کوئی نوافل ادا کرتا ہے۔ کوئی سنتیں ادا کر رہا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں ہر شخص کہیگا کہ مسجد میں "لوگ" جمع ہیں مگر جونہی کہ امام مصلے پر کھڑا ہوتا ہے۔ سب لوگوں میں یگانگت اور وحدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہر شخص یہی کہیگا کہ "جماعت" کھڑی ہے۔ امام کے آگے آنے سے پہلے بھی جماعت لوگوں کا جمگھٹا تھی لیکن امام کے آتے ہی یہ اجتماع "جماعت" بن گئی۔

پس ہماری نماز ہمیں روزانہ پانچ وقت یہ سبق دیتی ہے۔ کہ امام کے بغیر لوگوں کا اجتماع جماعت نہیں کہلا سکتا۔ افراد میں وحدت فکری پیدا کرنے کے لئے اور اختلافات مٹا کر یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے امام کا وجود ناگزیر ہے۔ اس کے بغیر کسی قوم کے انفرادی اختلافات مٹا کر اسے ایک مرکزی نقطہ پر لانا محال ہے۔

مولانا ابو الکلام کا بیان

مولانا ابو الکلام آزاد نے اس حقیقت کو واضح الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ جو ہمارے مندرجہ بالا بیان کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے۔ لکھتے ہیں۔

دو "مسلمان اپنی جماعتی زندگی کی اس معصیت سے باز آجائیں جس میں ایک عرصہ سے مبتلا ہیں۔ اور جس کی وجہ سے فوز وفلاح کے تمام دروازے اُن پر بند ہو گئے ہیں۔ "جماعتی زندگی" کی معصیت سے مقصود یہ ہے کہ ان میں ایک جماعت بن کر رہنے کا شرعی نظام مفقود ہو گیا ہے۔ وہ بالکل اُس گلے کی طرح ہیں۔ جس کا انبوہ جنگل کی جھاڑیوں میں منتشر ہو کر گم ہو گیا ہو۔ وہ بسا اوقات یکجا اکٹھے ہو کر اپنی جماعتی قوت کی نمائش کرنا چاہتے ہیں۔ کمیٹیاں بناتے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں لیکن یہ تمام اجتماعی نمائشیں شریعت کی نظروں میں بھیڑ اور انبوہ کا حکم رکھتی ہیں۔ جماعت کا حکم نہیں رکھتیں بھیڑ اور جماعت میں فرق ہے پہلی چیز بازاروں میں نظر آجاتی ہے۔ جب کوئی تماشا ہو رہا ہو۔ دوسری چیز جمعہ کے دن مسجدوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جب ہزاروں انسانوں کی منتظم ومرتب صفیں ایک مقصد۔ ایک جہت۔ ایک حالت اور ایک ہی کے پیچھے مجتمع ہوتی ہیں"

(مسئلہ خلافت اور جزیرۂ عرب صفحہ ۱۴۷)

(۲) نیز فرماتے ہیں:-

"اسلام کا قانون شرعی یہ ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ و امام ہونا چاہیئے۔.... اسی کی اطاعت و اعانت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور مثل اطاعت خدا اور رسول کے ہے۔ تا وقتیکہ اس سے کفر بواح ظاہر نہ ہو۔ جو مسلمان اسکی اطاعت سے باہر ہوا۔ وہ اسلامی جماعت سے باہر ہوگیا۔ جس مسلمان نے اس کے مقابلہ میں لڑائی کی یا لڑنے والوں کی مدد کی۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں تلوار کھینچی۔ وہ جماعت اسلام سے باہر ہوگیا۔ اگرچہ نماز پڑھتا ہو۔ روزہ رکھتا ہو۔ اور اپنے تئیں مسلم سمجھتا ہو۔" (مسئلہ خلافت صفحہ ۱۳۲)

(۳) اطاعتِ امام کا سبق دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ (امام) جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ اسے قبول کریں۔ (۲) قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں۔ ان کی بلا چون وچرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں۔ صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو۔ نہ دماغ۔ صرف دل ہو۔ جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں۔ جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے۔ مگر نہ تو "جماعت" ہے۔ نہ امت نہ قوم۔ نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں۔ مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں۔ جو ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہے۔ جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر سکتی ہے (ر صفحہ ۱۴۷-۱۴۸)

"جماعت" کہلانے کی مستحق صرف جماعت احمدیہ ہے

مولانا ابوالکلام آزاد کی تصنیف کے ان اقتباسات سے واضح ہے۔ کہ شرعاً جماعت کا اطلاق صرف اسی فرقہ۔ گروہ اور ملت پر ہو سکتا ہے۔ جس کا سر ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت کے جوئے تلے ہو۔ بغیر واجب الاطاعت امام کے کوئی گروہ "جماعت" نہیں کہلا سکتا۔ بھیڑ۔ انبوہ اور جانوروں کا ایک جنگل۔ کنکر پتھر کے ڈھیر کا مصداق تو ہو سکتا ہے۔ لیکن "جماعت" کا لفظ اس پر اطلاق نہیں پا سکتا۔

"جماعت" کی اس شرعی صورت کو سامنے رکھتے ہوئے مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ کو پیش نظر رکھیئے۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی چھان بین کر ڈالیئے۔ سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی ایک گروہ بھی اپنے تئیں جماعت کی اس شرعی حیثیت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا۔ اعتقادات اور اعمال کے متعلق ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہونے کا ادعا کرنے والے تو مل سکتے ہیں۔ لیکن کوئی گروہ "جماعت" کے شرعی مفہوم کے مطابق پورا نہیں اتر سکتا۔ اور یہی سب سے بڑی علامت نجات یافتہ گروہ کی حدیث نبوی میں مذکور ہوئی ہے۔ کہ واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا۔ اور اس فرقہ کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ "ایک جماعت" ہوگی۔ اور دوسرے سب گروہ ناری ہونگے۔ خواہ نماز پڑھتے ہوں۔ روزے رکھتے ہوں۔ اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتے ہوں۔ مکرم جناب نواب اکبر یار جنگ بہادر نے کسی مشہور صوفی کے سامنے اپنی بیان فرمودہ توضیح پیش کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ جسے سنکر وہ صوفی لاجواب سا رہ گیا۔ راقم الحروف کو بھی ایک ایسا ہی موقع پیش آیا۔ کچھ عرصہ ہوا۔ دہلی میں ایک نکاح کی تقریب پر مشہور صوفی جناب خواجہ حسن نظامی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ نکاح کی شرعی حیثیت کے متعلق ایک بات میں کہہ رہا تھا۔ کہ خواجہ صاحب نے قطعِ کلام کا اعتذار کرتے ہوئے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ جماعتِ قادیان سے تعلق رکھتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو بہ مسرت اپنی فراست کی داد خواہی فرمانے لگے۔ اس ضمن میں تبلیغی گفتگو شروع ہوگئی۔ میں نے مذکورہ بالا حدیث پیش کی۔ تو فرمانے لگے۔ کہ یہ حدیث تو آپ لوگوں کے خلاف پڑتی ہے۔ اس لئے کہ اہلسنت والجماعت تو آپ سے الگ ہیں۔ میں نے مذکورۃ الصدر توضیح بیان کر کے کہا۔ کہ حقیقی رنگ میں اہلسنت والجماعت تو صرف ہماری جماعت ہی ہے۔ میری مفصّل تشریح اطمینان سے سنکر خواجہ صاحب موصوف نے دفعۃً گفتگو کا رنگ بدل دیا۔ اور اپنے حج کے حالات سنانے شروع کر دیئے۔ پس اس حدیث کا مصداق سوائے جماعت احمدیہ کے دوسرا کوئی گروہ نہیں ہو سکتا۔

(خاکسار مبارک احمد خاں ایمن آبادی)

خدا تعالیٰ کی صفات غضبیہ اور اسلام

(۲)

عہد جدید کے متعلق پادری برکت اللہ صاحب کو خود تسلیم ہے۔ کہ اس میں خدا کے غضب سزا اور جہنم کا ذکر ہے۔ اور اسکی سزا اور عقاب سے ڈرایا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

۱۔ "اے سانپو اے افعی کے بچو۔ تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے" متی ۱۳/۳۲۔

۲۔ "لیکن میں تمہیں جتاتا ہوں۔ کہ کس سے ڈرنا چاہیئے۔ اس سے ڈرو۔ جس کو قتل کرنے کے بعد اختیار ہے۔ کہ جہنم میں ڈالے" لوقا ۱۲/۵

۳۔ "جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھیگا۔ بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔" یوحنا ۳/۳۶

۴۔ "کیونکہ خدا کا غضب ان آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں۔" رومیوں ۱/۱۸

۵۔ "انہی کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہے۔" کلسیوں ۳/۵۔

۶۔ "آؤ اپنے آپ کو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی آلودگی سے پاک کریں۔ اور خدا کے خوف کے ساتھ پاکیزگی کو کمال تک پہنچائیں۔" (۲ کرنتھیوں ۷/۱)

۷۔ "خدا سے ڈرو" ۱ پطرس ۲/۱۷

۸۔ "ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور برّے کے غضب سے بچالو۔ کیونکہ ان کے غضب کا روزِ عظیم آپہنچا۔ اب کون ٹھیر سکتا ہے۔" مکاشفہ ۶/۱۷

۹۔ "اور چوبیس بزرگوں نے جو خدا کے سامنے اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے۔ منہ کے بل گر کر خدا کو سجدہ کیا۔ اور یہ کہا۔ کہ اے خداوند خدا قادر مطلق جو ہے اور جو تھا ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ کیونکہ تو نے اپنی بڑی قدرت کو ہاتھ میں لیکر بادشاہی کی۔ اور قوموں کو غصہ آیا۔ اور تیرا غضب نازل ہوا۔ اور وہ وقت آپہنچا کہ مردوں کا انصاف کیا جائے۔" (مکاشفہ ۱۱/۱۸)

۱۰۔ "خدا سے ڈرو اور اسی کی تمجید کرو" (مکاشفہ ۱۴/۷)

۱۱۔ "جو کوئی اس حیوان اور اس کے بت کی پرستش کرے۔ اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اس کی چھاپ لے۔ وہ خدا کے قہر کی اس خالص مے کو پیئیگا۔ جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے۔ اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برّے کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور ان کے عذاب کا دھواں ابد الآباد اٹھتا رہے گا۔" مکاشفہ ۱۴/۹ تا ۱۱

۱۲۔ "اس فرشتے نے اپنی درانتی زمین پر ڈالی۔ اور زمین کے انگور کے درخت کی فصل کاٹ کر خدا کے قہر کے بڑے حوض میں ڈالدی۔" ۱۴/۲۰

۱۳۔ "اے ازلی بادشاہ! تیری راہیں درست اور راست ہیں۔ اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈریگا۔" ۱۵/۴

۱۴۔ "پھر میں نے مقدس میں سے کسی کو بڑی آواز سے ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا۔ کہ جاؤ خدا کے قہر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو۔" ۱۶/۱

مندرجہ بالا حوالجات سے صاف عیاں ہے۔ کہ عہد جدید میں بھی خدا کے قہر۔ غضب سزا اور ابدی جہنم کا ذکر ہے۔ اور پادری صاحب اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر غضب الٰہی اور محبت میں یوں تطبیق دیتے ہیں۔ کہ "انجیل جلیل کی تعلیم کا مرکزی اصول "خدا محبت" ہے۔ (۱ یوحنا ۴/۸)

اور اسی کے ماتحت خدا کے غضب کا بھی تصور کرنا چاہیئے۔ پادری صاحب اگر انصاف سے کام لیتے۔ اور اسلام کی تعلیم کو بھی اسی نظر سے دیکھتے۔ جس نظر سے وہ اپنی تعلیم کو دیکھتے ہیں۔ تو اسلام کے متعلق بھی یہی سمجھتے۔ کہ بے شک اس میں خدا کے غضب کا ذکر ہے۔ مگر ساتھ ہی رحمتی وسعت کل شیٔ بھی آیا ہے۔ جو باقی تمام صفات پر غالب ہے۔ مگر افسوس کہ پادری صاحب نے دونوں تعلیموں کا دیانتداری سے مقابلہ نہیں کیا۔ اور جو چیز اپنے لئے انہوں نے ناپسند کی۔ وہ اسلام کے سر تھوپنے میں انہوں نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔

اگر ہم عیسائیت کے متعلق ان کی تطبیق کو تسلیم بھی کرلیں۔ تو عیسائی صاحبان جو خدا تعالےٰ کی محبت کا عملی ثبوت "مسیح کی صلیب" کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ وہ ناقابل فہم ہے۔ کیا خدا کی محبت و شفقت کا یہی تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے "پیارے اور اکلوتے بیٹے" کو صلیب پر چڑھا دے؟ اس کے جواب میں شاید کہہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دیا جائے۔ کیونکہ یہی خدا کی محبت کا ثبوت ہے۔ کہ اس نے نسل انسانی کی خاطر اپنا بیٹا قربان کر دیا۔ تاکہ وہ گناہ کی موت نہ مریں یہ سزا سے بچ جائیں۔ لیکن یہ بات بھی صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ سادہ لیا کہ تمام نسل انسانی کے لئے یہ محبت ہے۔ لیکن "اکلوتے اور پیارے بیٹے" کے لئے تو نہیں۔ پس خدا کی محبت جو محبت نہ ہی۔ دوسرے عملی طور پر عیسائی دنیا کے لئے خدا کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں۔ آدم کے گناہ کے نتیجہ میں جو سزا اس کو اور اس کی اولاد کو ملی وہ مسیح کی صلیب اور کفارے کے بعد بھی ویسی ہی چلی آ رہی ہے۔ اس میں کوئی تخفیف نہیں ہوئی۔ پس خدا نے اپنا معصوم اور بے گناہ بیٹا بھی قربان کیا۔ اور وہ مقصد بھی حاصل نہ ہوا۔ جو ہونا چاہئے تھا۔ مسیح بے گناہ ملعون ٹھہرا۔ (گلتیون ۳۴) اور انسان کی بدبختی میں بھی کوئی فرق نہ پڑا۔ موجودہ حالات میں عیسائی دنیا پر خدا کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔ اور انسانی خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ کیا یہ بھی محبت اور شفقت کا تقاضا ہے؟ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جبکہ مسیح نے اپنی جان گنہگاروں کی خاطر دے دی۔ اور تمام دنیا کے گناہ اٹھا کر مصلوب ہو گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت نے کفارے کا مسئلہ دنیا کے سامنے رکھ کر خدا کی رحمت اور محبت کو محدود کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وقالوا لن يدخل الجنة الا من كان هودا او نصارى تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين. بلى من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون (البقرہ)

یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ نجات انہیں کا حصہ ہے کہ یہی محدود ہے۔ یہ ان کی بے دلیل باتیں اور بے حقیقت آرزوئیں ہیں جن کی سچائی کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو اپنی تمام توجہ خدا کی طرف کر لیتا ہے اور اسی کی رضامندی اس کے مدنظر ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ محسن بھی ہوتا ہے تو اس کا اجر خدا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ نجات اور خدا کی رضامندی و محبت کے حصول کا طریق یہ نہیں کہ نیکی کوئی کرے اور پھل دوسرا۔ قربانی مسیح کرے

اور عذاب دوسروں کو ہو۔ بلکہ جو شخص خود خدا کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرے۔ اعمال صالحہ بجا لائے وہ خدا کی لازوال رحمت کا وارث ہو سکتا ہے اور اس کے لئے کسی کفارے کی موت اور صلیب کی حاجت نہیں۔

پس اے عیسائی صاحبان! تم خدا کی محبت کو غضب کے پیرائے میں کیوں پیش کرتے ہو۔ اور اس کے مقدس پیار کو بھیانک صلیب میں کیوں محدود کرتے ہو۔ اس کی بے حد محبت کا تقاضا صلیب نہیں۔ اس کی لازوال رحمت کا ثبوت لعنت نہیں۔ بلکہ اس کا ثبوت خدا کی ذات اور اس کی صفات ہیں۔ جس کا مکمل اور خوبصورت نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔ اور باقی تمام مذاہب اس سے عاجز ہیں۔ نور الحق انور

اعلانات نکاح

ا۔ ۱۶ جولائی ۱۹۴۴ء بروز سوموار بعد نماز ظہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب محترم نے مسجد مبارک میں ہمشیرہ عزیزہ بسم اللہ بیگم بنت میاں سردار خان صاحب نمبردار موضع کوٹلی خانان ضلع گورداسپور کا نکاح ایک ہزار روپیہ حق مہر پر محمد اسحاق خان پسر میاں محمد الدین خان صاحب آف ڈیرہ بابا نواں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے ساتھ پڑھا۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ حمید اللہ خان (مولوی فاضل منشی فاضل) ٹیچر تی آئی ہائی سکول قادیان

۲۔ میرے لڑکے رشید احمد ملک کا نکاح نسیم اختر بنت چوہدری فضل حق صاحب بٹ برادر مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض دو ہزار حق مہر پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۲ جولائی کو مسجد مبارک میں پڑھا ہے دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار:۔ ملک عزیز احمد عفی عنہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۶۰۹ محمود احمد خلیل شاہ پوری ولد مہر خان صاحب مرحوم قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تقائی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ہم حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں میرا گزارہ صرف ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت مبلغ ۳۹/۸/- ہے میں ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ محمود احمد خلیل مولوی فاضل ادیب فاضل مدرس تعلیم الاسلام قادیان گواہ شد:۔ غلام احمد واقف زندگی۔ گواہ شد:۔ عبد الکریم واقف زندگی۔

نمبر ۸۶۰۰ حکم فضل کریم ولد چوہدری محمد حسین خان صاحب قوم بھٹہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن رام گڑھ سرداراں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ تقائی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان واقع موضع گڑھ سرداراں قیمتی ۴۰۰/- روپیہ۔ ایک مکان جو میرے چچا زاد بھائی کے ساتھ مشترک ہے۔ اس میں میرا نصف حصہ ہے واقع رام گڑھ سرداراں قیمتی ۳۰۰/- روپیہ (۳) جدی جائیداد بصورت زرعی اراضی واقع موضع تمبر وال ضلع لدھیانہ پاس جائیداد کے رقبہ کا مجھے صحیح علم نہیں ہے۔ اس کا علم حاصل کر کے مطلع کر دوں گا۔ (۴) نقد روپیہ بعد ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ سیونگ بنک ڈاکخانہ اور بصورت اراضی مرہونہ جمع ہے۔ اس کی تفصیل بعد میں دی جائے گی

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت انکم ٹیکس اور مہنگائی الاؤنس مبلغ ۲۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ فضل کریم ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد:۔ بابو محمد سعید پوسٹ ماسٹر۔ گواہ شد:۔ چوہدری شفیع احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۶۳۲ حکم واصفہ بی بی بیوہ مرحوم لورالدین ناکر صدیقی قوم کھنہ کا ر عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن بھرت پور ضلع مرشد آباد بنگال تقائی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل جائیداد اس وقت گنگال ۳ کٹھ مرلہ زمین ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ وہ میری وفات کے بعد میری جائیداد کا تیسرا حصہ میرے وارثوں سے وصول کرے۔ اس وقت میرا سرپرست میرا بھتیجا عزیزم ابو اختر کھنہ کا ر محمد سلیم اللہ ہے۔ میری وفات کے بعد قرار دے کر زمانہ کے ذمہ ہوگا۔ الامۃ واصفہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد ابوالہاشم خان چوہدری بھرت انگریزی۔ گواہ شد عبد الرحمٰن پروفیسر جیسور کالج بنگال

نمبر ۸۳۸۱ حکم امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مرزا عبد الحمید صاحب قوم مغل عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تقائی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ہم حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد صرف مبلغ صد روپیہ مہر زیور خاوند ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

۔ نیز اس بات کا بھی اقرار کرتی ہوں کہ اگر بوقت وفات کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بیگم۔ گواہ شد:۔ مرزا عبد الحمید خاوند موصیہ گواہ شد:۔ مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ۔

ضرورت رشتہ

میرے دو چھوٹے بھائیوں کے لئے جو خواندہ ہیں۔ ان کی عمریں ۱۹ و ۲۲ سال ہیں۔ ایک کاشتکاری کرتا ہے۔ دوسرا فوج میں ملازم ہے۔ گزارے کے لئے زمین ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ رشتوں کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہو:۔

غلام احمد انچارج واٹر ورکس نمبر ۱ احمد آباد ڈاکخانہ ٹاہلی بجے ریلوے ضلع تھرپارکر سندھ

آپ کی بیکاری
دور ہو جائے گی۔ کاروبار بڑھ جائے گا
مفید لٹریچر مفت
کمرشل سنڈیکیٹ ۱۶ لاہور

ہر قسم کا اعلیٰ مضبوط پائیدار اور خوبصورت فرنیچر خریدنے کیلئے ظفر فرنیچر ہاؤس ریلوے روڈ قادیان میں تشریف لائیں

65

کپڑے کی پیداوار

قسمیں کم
مگر کپڑا زیادہ

حکومت کی فرمائش پر سوتی کپڑے کے کارخانوں نے کپڑے اور سوت کی صرف چند محدود اقسام تیار کرنا منظور کر لیا ہے، تاکہ ہندستان میں کپڑے اور سوت کی مجموعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

اس مناسب تدبیر کی بدولت کپڑے کی پیداوار میں تقریباً ۴۰ کروڑ گز سالانہ کا اضافہ ہو جائے گا۔ آئندہ کارخانوں کی ۹۰ فیصدی پیداوار حسب ذیل اقسام پر مشتمل ہوگی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دھوتیاں		چادرے
چادریں		وائل
قمیص کا کپڑا		ڈریل
ململ	کوٹ کا کپڑا	ٹسر
ٹوئیل	لٹھا	تولیے

فوجوں کے لئے کپڑے کی مانگ اور کپڑے کی برآمد میں تخفیف نیز کپڑے کی مہیا مقدار میں اضافے کی بنا پر بھی اب کئی کروڑ گز زیادہ کپڑا مہیا ہو سکے گا۔

صرف اپنی فوری ضرورت کے لائق کپڑا خریدیئے۔ تاکہ آپ کے غریب بھائی بندوں کو بھی کافی کپڑا مل سکے۔ اب کپڑے کی پیداوار میں ہر مہینے اضافہ ہو رہا ہے۔

حالات سے باخبر رہئے۔
اور
خاطر جمع رکھئے

AAA346

محکمۂ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز، حکومت ہند دہلی نے شائع کیا۔

حمائلِ شریف مترجم

جو مکتبہ احمدیہ نے گزشتہ ماہ شائع کی تھی بفضلہ تعالیٰ اتنی مقبول ہوئی۔ کہ اشاعت کے پندرہ دن کے بعد ہمارے پاس صرف

تین سو نسخے باقی رہ گئے

تھے۔ اور وہ بھی اسی دن حکیم مولوی عبداللطیف صاحب شہید نے خرید لئے — اب ہمارے پاس یہ حمائل شریف ختم ہو چکی ہے

سلسلہ احمدیہ کی ہر قسم کی کتابیں

ٹریکٹ۔ اور قرآن مجید۔ قاعدے اور پارے منگانے کا پتہ یاد رکھیں

مکتبہ احمدیہ قادیان

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا نام فضل دین عمر ۱۸/۱۷ سال گگے زئیوں کے ساتھ شیر پور ضلع دھولیہ ملک خان دیس میں ملازم ہو کر گیا تھا۔ عرصہ چار ماہ سے گم ہے۔ جس صاحب کو وہ ملے۔ مہربانی کر کے خاکسار کو اطلاع دیں اطلاع دینے والے کی خدمت میں پانچ روپے پیش کئے جائیں گے۔ اور اگر کوئی صاحب اسے ساتھ لے کر آجائیں۔ تو علاوہ خرچ کے دس روپے پیش کئے جائیں گے۔ اس کا حلیہ یہ ہے:۔ قد پورا — رنگ گورا — ناک اونچا — آنکھیں موٹی۔ دایاں کان اوپر سے کچھ کٹا ہوا ہے + خاکسار احمد دین زرگر احمدی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

ایک نہایت ضروری التماس

بعض احباب جنکا چندہ ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء کو ختم ہوتا ہے۔ وی۔ پی ارسال کئے جا رہے ہیں۔ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ عدم وصولی کی صورت میں دفتر کو بھی نقصان ہوگا — اور وہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور ملفوظات۔ خطبات اور ارشادات سے محروم ہو کر بڑا نقصان اٹھائیں گے +

(مینیجر)

اکسیر ذیابیطس

اگر آپ کو دسیدم پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں اور تمام دنیا کے حکیم و ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکو استعمال کیجیے۔ قطعی جڑ سے ذیابیطس کو دفع کر دے گی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود شاہد ہو جائے گا۔ قیمت چار روپے۔

(نوٹ) میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں۔ کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا منشاء بلکہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے۔

پتہ۔ مولوی حکیم ثابت علی پنج زبان محمود نگر لکھنؤ

حبّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کیلئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹریا اور مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ اڑھائی لاکھ فرانسیسی پولیٹیکل قیدی جنہیں جرمنی میں جلا وطن کیا گیا تھا۔ ان کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ان گمشدگان کی اکثریت غالباً ہلاک ہو چکی ہے۔ روسی ذرائع سے اطلاع ملی ہے۔ کہ جرمنی کے روسی دائرہ میں صرف ۶۲۰۰۰ فرانسیسی موجود ہیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ کل جاپان پر مسلسل شدید ترین بمباری اور گولہ باری کی گئی۔ لیکن جاپانی اس کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہے۔ اس بمباری اور گولہ باری سے شمالی جاپان کے فولاد کے اکثر کارخانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اور دس ہزار ٹن کے قریب جاپانی بحری جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔ یا شدید نقصان پہنچایا گیا۔ ہوکیاڈو اور ہونشی عملی طور پر ایک دوسرے سے کٹ گئے ہیں۔

نورمبرگ ۱۷ر جولائی۔ گوئرنگ کی بیوی آجکل امریکن حکومت میں ہے۔ اسے اس امر کا احساس نہیں۔ کہ اس کے خاوند پر جنگی مجرم کی حیثیت میں مقدمہ چلنے والا ہے۔ اسے توقع ہے کہ اس کا خاوند جلد اس کے پاس آ جائیگا۔ اس نے ایک بیان میں روتے ہوئے کہا۔ کہ میں ایک غریب عورت ہوں۔

کلکتہ ۱۷ر جولائی۔ جاپانی پیگو یوماکس سے اپنی فوجیں نکالنے کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں انہیں کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور جاپانیوں نے اپنے کئی سپاہیوں کو گھیرے میں سے نکال لیا ہے۔

برلن ۱۷ر جولائی۔ برلن کے نزدیک پوٹسڈم میں عظمائے ثلاثہ کی کانفرنس ایک نہایت ہی پرفضا مقام میں ہو رہی ہے۔ جو خوبصورت سرسبز میدانوں اور باغوں کے درمیان ہے۔ جرمنی کے رہائشی مکانوں کو ہوٹل بنا دیا گیا۔ اور رات ہی رات میں فوجی انجینئروں نے کانفرنس کے لئے مکانات مقرر کر دئیے ہیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ سوئٹزرلینڈ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں تین حساب برآمد ہوئے ہیں۔ جو ہٹلر نے مختلف ناموں سے کھول رکھے تھے۔ کل رقم ۷ ہزار پونڈ ہے۔

نیویارک ۱۷ر جولائی۔ امریکی راکٹ سوسائٹی کے سیکرٹری مسٹر پنڈرے نے ایک ریڈیو براڈکاسٹ میں کہا ہے۔ کہ ایسے راکٹ تیار کئے جا رہے ہیں۔ جو مسافروں کو لے کر ۱۳ منٹ میں نیویارک سے لندن پہنچ جایا کرینگے۔ ان کی رفتار ۷½ ہزار میل فی گھنٹہ ہوگی۔

ناگپور ۱۷ر جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سی۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ فارورڈ بلاک کے ممبروں اور تشدد کے واقعات سے متعلق ملزموں کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر رہا کر دئیے جائیں۔ اس قسم کے قیدیوں کی کل تعداد ۱۳ بیان کی جاتی ہے۔ باقی تمام قیدیوں پر جن کی میعاد کل ختم ہوگی۔ نئے نوٹسوں کی تعمیل نہیں کرائی جائے گی۔ اس طرح جو قیدی رہا ہوں گے۔ ان میں مسٹر برج لال بنوانی ممبر کونسل آف سٹیٹ اور مسٹر ڈی۔ بی مصرا سابق وزیر بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ شملہ سے "نیوز کرانیکل" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ ہندوستان میں پاکستان بنانے کو تیار نہیں۔ کیونکہ اگر شمال مغربی حصے ملک سے الگ کئے گئے۔ تو اس علاقہ میں روسی اثر کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔

لاہور ۱۷ر جولائی۔ سونا -/۷۹ روپے چاندی -/۱۳۷ روپے پونڈ -/۵۳ روپے

امرتسر ۱۷ر جولائی۔ سونا -/۸۲ روپے چاندی -/۱۳۷ پونڈ -/۵۳ روپے۔

پیرس ۱۷ر جولائی۔ مارشل پیٹان کے مقدمہ کی سماعت سے عالمگیر دلچسپی پائی جاتی ہے۔ سماعت جمعرات سے شروع ہوگی۔ سیاسی نامہ نگاروں نے کارروائی سننے کے لئے چار سو نشستوں کی درخواست کی ہے۔

بیت المقدس ۱۷ر جولائی مجلس بلدیہ سے ایک متنازعہ فیہ مسئلہ کی بناء پر تمام عرب ارکان حال ہی میں مستعفی ہو گئے۔ تحقیقات سر ولیم فٹزجیرالڈ کے سپرد ہوئی ہے۔ تحقیقاتی رپورٹ مرتب ہونے تک کے لئے مجلس بلدیہ کا کام چلانے کے واسطے پانچ انگریز افسر مقرر کئے گئے۔ عرب ارکان نے اس تجویز پر اس کا مقاطعہ کیا۔ کہ وہ اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ بلدیہ کا صدر عرب مسلمان ہونا چاہیئے۔ انہوں نے حکومت کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ ہر سال صدر بدل دیا جائے۔ اور باری باری عیسائی۔ مسلمان اور یہودی صدر مقرر کیا جائے۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ کل سر سٹیفورڈ کرپس نے شملہ کانفرنس کی ناکامی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لارڈ ویول سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کی۔ آپ نے کہا۔ کہ شملہ کانفرنس کی ناکامی کی اصل وجہ یہ سوال تھا۔ کہ عارضی انتظام کا ان فیصلوں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ جو نئی گورنمنٹ بنانے کے لئے کئے جائینگے۔ مسٹر جناح کو ہندو راج سے خطرہ تھا۔ اور برطانوی گورنمنٹ وعدہ کر چکی تھی۔ کہ وہ کسی بڑی پارٹی کو ایگزیکٹو کونسل سے خارج نہ کرے گی۔ ان حالات میں برطانوی گورنمنٹ کے لئے لیگ کے عدم تعاون کی صورت میں نئی ایگزیکٹو بنانا ناممکن تھا۔

لاہور ۱۷ر جولائی۔ سیکرٹری سول سپلائی پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے جملہ اضلاع میں چنے کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔

دمشق ۱۷ر جولائی۔ جریدہ الف باء نے شملہ کانفرنس کی ناکامی پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان نے ایک بہت اچھا موقع کھو دیا ہے۔ ہندوستان کو اپنی بدقسمتی کا ماتم کرنا پڑا۔ تو یہ لیڈروں کی وجہ سے ہوگا کہ وہی شملہ کانفرنس کی ناکامی کے ذمہ دار ہیں۔

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ آج جنرل ہنٹس کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحر الکاہل کے تیسرے بیڑے نے ٹوکیو پر حملہ کیا۔ برطانیہ اور امریکہ کے جہازوں نے مل کر جاپانی شہروں پر گولہ باری کی۔ اس سے جاپان کے لئے وہ دور شروع ہو گیا ہے۔ جو کسی ملک پر چڑھائی سے قبل آیا کرتا ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ گولہ باری سے جاپان کے سارے وسیلے تباہ ہو جائینگے۔ اور وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائیگا۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ جنوبی بورنیو میں جاپانی دستے ساتویں آسٹریلین ڈویژن کا سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ منگ گار کے ہوائی میدان کے شمال میں بھی جاپانی ڈٹے ہوئے ہیں۔

کانڈی ۱۷ر جولائی۔ جنوبی برما میں ستیانگ دریا کے مغرب میں جاپانیوں نے چھ گاؤں خالی کر دیئے ہیں۔

برلن ۱۷ر جولائی۔ مارشل سٹالین برلن پہنچ گئے ہیں۔ تین بڑے لیڈروں کے درمیان جلد کانفرنس شروع ہونے والی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کے سٹاف کے بڑے بڑے افسروں نے آپس میں صلاح مشورہ شروع کر دیا ہے۔

دہلی ۱۷ر جولائی۔ آج تیسرے پہر گاندھی جی دہلی سے پونا کو روانہ ہو گئے۔ مولانا آزاد شملہ سے کلکتہ جاتے ہوئے دہلی سے گذرے۔ انہوں نے پریس آف انڈیا کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگرس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا۔ کہ ہندوستان کے نظام حکومت کے متعلق کانگرس کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔

واشنگٹن ۱۷ر جولائی۔ آج چار پانچ سو ہوائی جہازوں نے کیوشو پر بم برسائے۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ چھ سال کے بلیک آؤٹ کے بعد لندن کے بازاروں میں پرسوں پہلی بار لائٹ ہوئی۔ گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کر دی گئی ہیں۔ یعنی جنگ سے پہلے کا سٹینڈرڈ ٹائم بحال کر دیا گیا ہے۔ شہر کے بازاروں میں روشنی ہوئی۔ تو ہزاروں عورتیں اور بچے اس کا نظارہ دیکھنے کے لئے بازاروں میں نکل آئے۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ مسٹر ایمری نے لارڈ ویول کے نام ایک تار ارسال کر کے شملہ کانفرنس کے ٹوٹ جانے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ "سنڈے ایکسپریس" نے لکھا ہے۔ کہ اگرچہ کانفرنس ناکام ہو چکی ہے۔ مگر وہ کامیابی کے اتنے قریب پہنچ چکی ہے۔ کہ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لارڈ ویول پھر اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرینگے۔ کیونکہ لارڈ ویول شکست کا لفظ لکھنا ہی نہیں جانتے۔ "سنڈے ایکسپریس" نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ دنیا میں بہت سی ناکامیاں ایسی ہوئی ہیں۔ جو کامیابی کی بنیاد کہلاتی ہیں۔ امید ہے۔ کہ مناسب موقعہ پر پھر کوشش کی جائے گی۔

برلن ۱۷ر جولائی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عظمائے ثلاثہ کی کانفرنس کئی ہفتے جاری رہے گی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ چار لاکھ فوجی سپاہی کانفرنس کے رقبہ کی حفاظت کر رہے ہیں۔

گوام ۱۷ر جولائی۔ امیر البحر نمٹز نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے اوکیناوا کے مزید دو جزیروں پر قبضہ کر لیا۔ اور کوریا کے ساحل پر تباہ کن ہوائی حملے کئے۔ چار بار بردار جہازوں کو غرق کر دیا گیا۔

لنڈن ۱۷ر جولائی۔ ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ شملہ کی مایوس کن خبروں کے باوجود لندن کے سرکاری اور ہندوستانی سیاسی حلقے نہایت پُر امید ہیں۔ مسٹر بی بی سیل نے بتایا میں نہایت ہی پُر امید ہوں اور مجھے اس امر کا پورا یقین ہے کہ ہندوستان کو اگلے